

Dar ul Ifta Al Furqan



دارالافتاء الفرقان

AL Furqan Institute of Quranic Studies

نیوز لیٹر صفر الحیر 1433 ہجری

24-C, Lane #14, Stadium Commercial Street#14 Khayaban-e-Mujahid, Phase V, Defence, Karachi
Ph: 021-35844601, Fax: 021-35844602, e-mail: daraliftaalfurqan@gmail.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کارگزاری

ماہ محرم الحرام کا ماہانہ علمی مذاکرہ ۱۸ ستمبر کو دارالافتاء الفرقان میں تربیت اولاد کے موضوع پر منعقد ہوا، جس میں حضرت مولانا محمد حنیف عبد المجید صاحب (مدرسہ بیت العلم ٹرسٹ) نے تربیت اولاد کے حوالہ سے گفتگو فرمائی، مجلس میں خواتین کیلئے بھی شرکت کا انتظام تھا، بیان میں حضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تربیت بیان فرمایا، اور والدین پر زور دیا کہ انہیں اگر اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنی ہے تو اس کیلئے انہیں بچوں پر روزانہ گھنٹوں محنت کرنی ہوگی، انہوں نے والدین کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ کبھی بچوں سے اس طرح بات نہ کریں کہ جس سے اسے اپنی ذلت محسوس ہو، اس کو کم تر ہونے کا احساس نہ دلائیں، اس کے برابر کے دوسرے بچوں سے مقابلہ کر کے اسے نیچا مت دکھائیں، وہ کوئی غلطی کرے تو سب سے پہلے اس سے اسکی وجہ جاننے کی کوشش کریں، پھر نرمی سے سمجھائیں، انہوں نے کہا کہ بچہ کی تربیت والدین میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ آخر میں حضرت مولانا کی دعاء پر مجلس کا اختتام ہوا۔

ماہ صفر

ماہ صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے، عام طور جب صفر لکھا جاتا ہے تو اس کے ساتھ مظفر یا الخیر کا لفظ بھی لگایا جاتا ہے اور صفر مظفر اور صفر الخیر لکھا جاتا ہے، مظفر کے معنی ہیں: کامیابی اور کامرانی والی چیز، اور الخیر کے معنی ہیں: نیکی اور بھلائی، ان لفظوں کے ساتھ ملانے کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھا جاتا تھا، اور آج بھی بہت سے لوگ اس مہینہ کو منحوس اور آسمان سے بلائیں نازل ہونے والا مہینہ سمجھتے ہیں، اور اس مہینہ میں خوشی والا کوئی کام نہیں کرتے، جبکہ اسلامی لحاظ سے کسی مہینہ میں نحوست نہیں، اسی وجہ سے اس مہینہ کے نام کے ساتھ یہ دونوں لفظ لگائے جاتے ہیں کہ اس کو آفت والا مہینہ نہ سمجھا جائے بلکہ برکت والا مہینہ سمجھا جائے اور لوگوں کے ذہن سے غلط تصور نکل جائے۔

صفر کا مہینہ منحوس نہیں

صفر کے مہینہ کو برا سمجھنا یا منحوس سمجھنا یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، اسلام کے اصولوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ کوئی زمانہ یا دن یا تاریخ اپنی ذات میں منحوس نہیں، اور زمانہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اس کی طرف برائی یا نحوست کی نسبت کرنا گناہ ہے، اور کفار کا فعل ہے، اور حدیث میں بھی زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت آئی ہے کیونکہ زمانہ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت کا ایک مظہر ہے، ایک حدیث میں ہے: زمانہ کو برا مت کہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ زمانہ میں ہوں اور رات اور دن میرے ہیں، میں ان کو نیا پرانا کرتا ہوں (مجمع الزوائد) ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے توہمات کی نفی فرمائی ہے اس میں یہ بھی فرمایا "ولا صفر" اس کا ایک مطلب بعض محدثین نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ عرب لوگ صفر کے مہینہ کے داخل ہونے کو منحوس سمجھتے تھے کہ اس میں حادثات اور فتنہ پیش آتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ سے اس کی نفی فرمادی کہ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا بے حقیقت بات ہے۔ (فیض القدیر، عون المعبود)

اصل نحوست گناہوں میں ہے

قرآنی آیات میں جابجا اس کی تصریح ہے کہ نحوست کا سبب زمانہ وغیرہ نہیں اور نہ کسی انسان میں نحوست ہے بلکہ اصل نحوست گناہ والے کاموں میں ہے، چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام کے مخالفین ان کو اور ان کے ماننے والوں کو منحوس کہتے تھے، قرآن پاک میں ہے:

ترجمہ: وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اور تمہارے ساتھ والوں کو منحوس سمجھتے ہیں

تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو جواب دیا کہ

ترجمہ: صالح نے کہا کہ تمہاری (اس) نحوست کا (سبب) اللہ کے علم میں ہے، بلکہ تم وہ لوگ ہو کہ (اس کفر کی بدولت) عذاب میں مبتلا ہو گے یعنی نحوست تو تمہارے اعمال کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، اور اس لئے آئی ہے کہ تمہیں آزمایا جائے کہ ان مصائب کے وقت تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہو یا اپنی بد اعمالیوں پر قائم رہتے ہو۔

ماہ صفر سے متعلق موجودہ دور کی توہم پرستیاں

موجودہ دور کے مسلمانوں میں اسلامی تعلیم کی کمی اور مشرکوں اور غیر مذہبوں کے ساتھ رہنے سہنے کی وجہ سے بعض ایسے خیالات پیدا ہو گئے ہیں جن دین اور شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے، چنانچہ ماہ صفر سے متعلق بعض غلط باتیں لوگوں میں مشہور چلی آرہی ہیں اور آج بھی لوگ ان کو درست سمجھتے ہیں، جیسے

(۱) ماہ صفر کے ابتدائی تیرہ دنوں کو تیز اور بھاری سمجھنا، اور ان دنوں میں چنے ابال کر تقسیم کرنا۔

(۲) اس مہینہ کو منحوس سمجھ کر اس میں قرآن خوانی کا اہتمام کرنا، سورہ مزمل کا ختم کرنا، اور مختلف قسم کے تعویذات بنا کر پہننا۔

(۳) اس کے علاوہ ماہ صفر کی آخری بدھ کو، بہت سے لوگ شیرنی اور چوڑی تقسیم کرتے ہیں، عمدہ کھانے پکاتے ہیں، یہ سب غلط ہے۔

(۴) اسی طرح بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر کے آخری بدھ کو غسل صحت فرمایا تھا، یہ کہیں سے ثابت نہیں بلکہ اس دن تو آپ کی اس بیماری کی ابتداء ہوئی تھی جس میں آپ کا وصال ہوا تھا۔

(۵) بعض علاقوں میں لوگ بالخصوص مزدور صفر کے آخری بدھ میں کام نہیں کرتے، اور اپنے مالکوں سے مٹھائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بہر حال صفر سے متعلق جو بھی باتیں مشہور ہیں وہ سب غلط ہیں، ان میں سے کوئی بات بھی احادیث سے ثابت نہیں، ان سب چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔

ماہ صفر میں شادی کرنا

بعض لوگ ماہ صفر میں شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات کرنے سے بچتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ صفر کی شادی صفر ہوگی، اور صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے ہیں، یہ عقیدہ بھی بالکل غلط ہے، حالانکہ ماہ صفر میں ہی حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا نکاح ہوا تھا، اور صفر سن چار ہجری میں زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا تھا۔

ماہ صفر میں پیش آنے والے چند اہم واقعات

ماہ صفر ۲ھ میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا (الحج: ۳۹) جس میں کفار کے ساتھ قتال کی جازت ہوئی۔

اسی سال صفر میں حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کا نکاح ہوا۔

ماہ صفر ۴ھ میں بڑ معونہ کا واقعہ پیش آیا کہ جس میں عرب کے چند قبائل منافقانہ روپ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی قوم کو اسلامی احکام سکھانے کیلئے چند افراد کو ساتھ لے جانے کا مطالبہ کیا، چنانچہ آپ نے ان کے ساتھ علماء و قراء کی ایک جماعت ساتھ کر دی، اور ان لوگوں نے انہیں اس کنوئیں کے پاس لے جا کر شہید کر دیا۔

ماہ صفر ۱۱ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو یمن کے شہر صنعاء میں نبوت کے جھوٹے دعویدار اسود عنسی کو قتل کرنے کیلئے روانہ فرمایا۔

اسی سال صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام پر قابض رومیوں کے مقابلہ کیلئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی امارت میں ایک لشکر تشکیل دیا، تاہم اس کی روانگی سے پہلے آپ کا وصال ہو گیا۔

ماہ صفر ۱۶ھ میں کسریٰ کا قصر ابیض فتح ہوا، جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی پہلے پیشین گوئی فرمادی تھی۔

وما علينا الا البلاغ المبين

الداعي: رفقاء وانتظامیہ دارالافتاء الفرقان

الْمُفْرَقَاتُ